دعا کا فلسفہ

دعا — انسان اور خدا کے درمیان ایک زندہ رشتہ

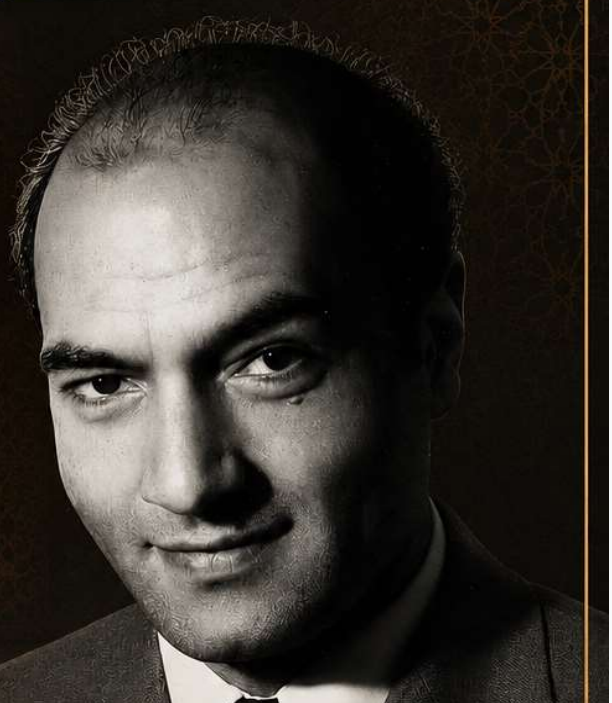

"دعا کمزوری نہیں،
بلکہ انسان کی سب سے بلند
طاقت ہے۔"

ڈاکٹر علی شریعتی

DR. ALI SHARIATI

دعا کا فلسفہ

یہ بھی ڈاکٹر علی شریعتی ہی کی ایک اور انتہائی مؤثر اور جذباتی مناجات ہے۔ ' اس تحریر میں انہوں نے اسلامی تاریخ کی عظیم شخصیات—انبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت علیؑ، حضرت زینبؑ، اور امام حسینؑ—سے مخاطب ہو کر اپنے دور کے مسلمانوں کی پسماندگی، غلامی اور جہالت پر گہرا دکھ اور اصلاح کی تڑپ کا اظہار کیا ہے۔

یہ ڈاکٹر علی شریعتی کی مشہور مناجات کا اردو ترجمہ ہے:

میرے پروردگار! مجھے مخالف نقطہ نظر کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کر۔
میرے پروردگار! مجھے حکمت اور آگاہی بخش، تاکہ میں کسی شخص یا کسی نظریے کو تب تک صحیح یا غلط نہ کہوں جب تک میں اسے مکمل اور درست طور پر سمجھ نہ لوں۔
میرے پروردگار! میری مدد کر کہ میں انسانیت، خیالات، اور تعلقات کے مابین فرق کو سمجھ سکوں، اور ان میں سے ہر ایک کو ممیز (الگ) کرنے کی صلاحیت رکھ سکوں۔
میرے پروردگار! مجھے ایمان کے ذریعے مطلق اطاعت عطا کر، تاکہ اس دنیا میں، میں مطلق بغاوت کر سکوں۔
میرے پروردگار! مجھے بغاوت کی پاکیزگی سے نواز تاکہ میں اپنی ذمہ داریوں کی بلندیوں پر لڑکھڑا نہ جاؤں۔ اور مجھے تنہائی کے گوشے میں ضائع ہونے سے بچانے کے لیے فرار کی عبادت سے نجات دے۔
میرے پروردگار! میری روح کو عظیم فکریں، مصیبتیں اور ڈر عطا کر۔ اپنے حقیر بندوں کو لذتیں دے، اور مجھے باعزت فکریں اور درد عطا کر۔
میرے پروردگار! مجھے "فطرت"، "تاریخ"، "معاشرہ" اور "ذات" کے چار زندانوں سے آزاد کر، تاکہ میں خود کو اسی شکل میں دوبارہ تخلیق کر سکوں جس میں تو نے مجھے اصل میں پیدا کیا تھا؛ ایسا جانور نہیں جو ماحول کے مطابق ڈھل جائے، بلکہ ایسا انسان بنوں جو ماحول کو اپنے مطابق ڈھال سکے۔

میرے پروردگار! میرے اندر شک کی مقدس آگ جلا، تاکہ وہ ہر اس یقین کو جلا ڈالے جو دوسروں نے مجھ میں ثبت کر دیے ہیں۔ اور پھر، اس کی راکھ سے، یقین کی روشنی بلند کر، جو ہر قسم کی دھند سے پاک ہو۔
میرے پروردگار! مجھے ترجمے کی غربت اور نقل کی کمتری سے آزاد کر، تاکہ میں موروثی سانچوں کو توڑ سکوں اور مغرب کے نئے سانچوں کے سامنے مزاحمت کر سکوں۔ اور تاکہ میں دوسروں کی طرح اس انتظار میں نہ رہوں کہ جب وہ بولیں تو میں اپنا منہ ہلاؤں۔
میرے پروردگار! میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں، جیسا کہ امام حسین (ع) نے کیا تھا، کہ تو نے میرے دشمنوں کو احمقوں میں سے چنا۔ کیونکہ چند احمق دشمنوں کا ہونا وہ رحمت ہے جو اللہ اپنے خاص بندوں کو عطا کرتا ہے۔
میرے پروردگار! مجھے چھوٹی اور حقیر روحوں کی دوستیوں اور دشمنیوں سے بچا، اور مجھے علی (ع) جیسی عظیم روحوں اور انسانیت کے خوبصورت دلوں کی دوستی عطا کر۔
میرے پروردگار! ہمارے "روشن خیالوں" کو، جو معیشت کو سب سے اہم سمجھتے ہیں، یہ الہام کر کہ معیشت ہدف نہیں ہے، اور ہمارے مذہبی اور علماء طبقے کو یہ الہام کر کہ معیشت بھی ضروری ہے۔
میرے پروردگار! مجھے ناکامی میں جدوجہد کرنے، مایوسی میں صبر کرنے، تنہا چلنے، بغیر ہتھیاروں کے جہاد کرنے، بلا معاوضہ کام کرنے، خاموشی میں قربانی دینے، دنیا میں رہتے ہوئے دینی عقیدہ رکھنے، مقبول روایتوں کے بغیر نظریہ رکھنے، بناوٹ کے بغیر ایمان رکھنے، نابالغی کے بغیر غیر روایتی ہونے، ظاہری شکل کے بغیر خوبصورتی رکھنے، ہجوم میں تنہائی محسوس کرنے، اور محبوب کے علم میں لائے بغیر محبت کرنے کی توفیق عطا کر۔
میرے پروردگار! مجھے وہ علم نہ دے جو انسانیت کے لیے مفید نہ ہو۔ مجھے فنون لطیفہ کی جاہلانہ نشے کی لت نہ لگا، تاکہ بلند و بالا سمجھ بوجھ کے نشے میں، میں بھوکے کی آنکھوں میں بھوک کی گہرائی یا کسی مظلوم انسان پر لگے کالے نشانات کو دیکھنے سے قاصر نہ رہوں۔
میرے پروردگار! مادیت پرستوں کو بتا دے کہ انسان کوئی پودا نہیں جو فطرت، تاریخ اور معاشرے کے اتفاق سے اگ آیا ہو۔ میرے لوگوں کو بتا کہ تیری طرف جانے والا واحد راستہ اسی دنیا سے گزرتا ہے، اور مجھے اس کا شارٹ کٹ دکھا۔

میرے پروردگار! ہمارے مذہبی لوگوں کو یہ احساس دلا کہ آدم مٹی سے بنا ہے۔ انہیں بتا کہ ایک مادی مظہر بھی خدا کے وجود کا اتنا ہی اشارہ دیتا ہے جتنا کہ کوئی ناقابل وضاحت غیبی چیز؛ کہ خدا اس دنیا میں اتنا ہی موجود ہے جتنا اگلی دنیا میں۔
میرے پروردگار! مجھے یہ فضل عطا کر کہ میرا ایمان مجھے شہرت اور دولت نہ دے۔ مجھے یہ طاقت دے کہ میں اپنے ایمان کی خاطر اپنی دولت اور شہرت دونوں لٹا سکوں۔ تاکہ میں ان لوگوں میں سے نہ ہوں جو دنیا سے پیسے لیتے ہیں اور دین کے لیے کام کرتے ہیں (بلکہ ان میں سے ہوں جو دین کے لیے دنیا کو قربان کرتے ہیں)۔
میرے پروردگار! مجھے ایسی زندگی عطا کر کہ اپنے بسترِ مرگ پر، میں اس کی بے وقعتی پر نادم نہ ہوں۔ اور مجھے ایسی موت عطا کر کہ میں اس کے بے کار ہونے پر ماتم نہ کروں۔ مجھے وہی چننے دے، لیکن اس طریقے سے جو تجھے سب سے زیادہ پسند ہو۔
میرے پروردگار! تو مجھے سکھا کہ جینا کیسے ہے؛ اور میں خود سیکھ لوں گا کہ مرنا کیسے ہے۔

اے پروردگار! اے وہ ذات جس نے آدم کی اولاد کو سخاوت بخشی، اے وہ جس نے اپنی امانت آدم کی اولاد کے کندھوں پر رکھی، اے وہ جس نے اپنے تمام انبیاء کو کتاب سکھانے اور انصاف قائم کرنے کے لیے منتخب کیا، اے وہ جو فرماتا ہے کہ **بڑائی صرف تیرے لیے ہے... ہم تیرے بندے ہیں۔

ہم تجھ پر اور تیرے انبیاء کے پیغام پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم آزادی، آگاہی، ** انصاف اور عظمت کے طلبگار ہیں۔ ہمیں یہ عطا کر کیونکہ ہمیں ان کی اشد ضرورت ہے۔ اس سے کہیں زیادہ کہ ہم کسی اور وقت غلامی، جہالت اور کمزوری **کی بھینٹ چڑھے ہوں۔

اے خدا! اس زمین پر طاقت کا دعویٰ کرنے والوں کو، تیری نشانیوں کا انکار کرنے والوں کو، تیرے انبیاء کو قتل کرنے والوں کو، عوام کی آزادی کے لیے لڑنے والوں کو مارنے والوں کو، اور لوگوں کو انصاف اور مساوات کی دعوت کا انکار کردینے والوں کو ہلاک کر دے۔

اے کعبہ کے خدا! ان لوگوں کو، جو صبح و شام تیری طرف رخ کر کے دعا مانگتے ہیں، جو تیرے ابراہیم (ع) کے گھر کا طواف کرتے ہیں، یہ نہ ہونے دے کہ وہ جہالت اور کفر کی بھینٹ چڑھ جائیں اور نمرود جیسے ظالموں کے جبر کی زنجیروں میں جکڑ دیے جائیں۔

اور اے محمد (ص)! اے آگاہی، آزادی اور طاقت کے پیغمبر! تیرے گھر میں آگ لگ چکی ہے اور پھیل رہی ہے۔ مغرب کی طرف سے تیری زمین پر ایک تباہ کن سیلاب آ رہا ہے۔ تیرا خاندان صدیوں سے ذلت کے سیاہ بستر پر سویا ہوا ہے۔ "انہیں جگا! جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے: "اٹھو اور انہیں خبردار کرو۔

اور اے علی (ع)! اے وہ جسے "شیر خدا"، "خدا اور عوام کا انسان"، "محبت اور کلمہ کا سردار" کہا جاتا ہے، ہم نے تجھے پہچاننے کی اہلیت کھو دی ہے۔ انہوں نے ہمارے ذہنوں سے "تجھے جاننا" نکال دیا ہے، لیکن تیرے لیے ہماری محبت اب بھی موجود ہے۔ یہ ہمارے ضمیر کی گہرائیوں اور ہمارے دل کے پردوں میں آگ بن کر بھڑک رہی ہے۔ تو اپنے چاہنے والوں کو بے بسی کی حالت میں کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ تو، جو اسلامی حکومت میں رہنے والی ایک یہودی عورت پر ہونے والے معمولی ظلم کو بھی برداشت نہ کر سکا، اب ان مسلمانوں کو دیکھ جو یہودی ظلم کے نیچے جی رہے ہیں۔

اور اے زینب (س)، علی (ع) کی بیٹی! اے وہ جس کے پاس علی (ع) کی زبان ہے، اپنی قوم سے بات کر۔ اے وہ خاتون جس کی ہمت نے تیری قوم کو ہمت سکھائی، ہمارے ملک کی ان خواتین کے دلوں اور روحوں میں اپنا نام جگا جنہیں تیری اشد ضرورت ہے تاکہ ان کی روحوں میں محبت اور درد کی آگ بھڑک سکے۔ انہیں تمہاری پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ ایک طرف، جہالت نے انہیں غلامی اور ذلت میں ڈال رکھا ہے۔ دوسری طرف، مغرب انہیں ایک چھپی ہوئی غلامی کی طرف کھینچ رہا ہے۔ ان کی مدد کر کہ وہ اپنے نئے اور پرانے احمقانہ طریقوں کے خلاف بغاوت کریں، انہیں روایت پرستی اور نئی فضولیات کا آلہ کار بننے سے بچا۔

اے حسین (ع)! میں تجھے کیا کہوں؟

ایسی تاریک رات میں... ایک ایسے سمندر کے بیچ جس میں خوفناک لہریں اور بھنور اٹھ رہے ہوں

تو نے اپنے چاہنے والوں کو "سیاہ موت" (ذلت) سے آزاد کرانے کے لیے "سرخ ** موت" (شہادت) کا انتخاب کیا۔ آج بھی تیرے خون کا ہر قطرہ ایک قوم کو زندگی دیتا ہے، تاریخ کے دل کو دھڑکاتا ہے، ہر دور کی افسردہ فصلوں کو حرارت دیتا ہے، زندگی کا جوش اور امید و محبت عطا کرتا ہے۔

ہمارا ایمان، ہماری قوم، ہماری تاریخ، ہمارا مستقبل اور ہمارے حال کی سالمیت!... یہ سب تجھ اور تیرے خون کے محتاج ہیں۔